اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾ۚۙ الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ وَ یَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ہٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّکَ مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ اَخۡزَیۡتَہٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۱۹۲﴾

بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کے بارے بارے آنے جانے میں ان عقل والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔

جو اٹھتے بیٹھتے اوور لیٹے ہوئے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں، اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق پر غور کرتے ہیں، (اور انہیں دیکھ کر بول اٹھتے ہیں کہ) اے ہمارے پروردگار! آپ نے یہ سب کچھ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ آپ (ایسے فضول کام سے) پاک ہیں، پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیجیے۔

اے ہمارے رب! آپ جس کسی کو دوزخ میں داخل کر دیں، اسے آپ نے یقینا رسوا ہی کر دیا، اور ظالموں کو کسی قسم کے مددگار نصیب نہ ہوں گے۔ (ترجمہ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلھم)

فضیلت آیات:

عطاء بن ابی رباح m اور عبید بن عمیر 'm سیدہ عائشہ k کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں: ''ہمیں رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا کوئی ایسا واقعہ بیان کیجیے جو آپ کو سب سے زیادہ اچھا لگتا ہے''۔ فرماتی ہیں: ''مجھے آپ ﷺ کے سبھی واقعات پیارے ہیں' البتہ ایک واقعہ بہت ہی پیارا ہے کہ ایک رات آپ ﷺ نے مجھے کہا: ''عائشہ! مجھے اجازت دو کہ میں آج رات (بھر) اپنے رب کی عبادت کروں''۔ میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ ﷺ! مجھے آپؐ کا قرب بہت محبوب ہے' لیکن آپؐ کی خوشی بھی عزیز ہے''۔ پس آپ ﷺ نے اٹھ کر وضو کیا اور نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور پھر اتنا روئے کہ آپ ﷺ کے رُخسارِ مبارک تر ہوگئے۔ اس کے بعد پھر روئے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ریش مبارک بھی تر ہوگئی۔ پھر آپ ﷺ روتے رہے اور اتنا روئے کہ زمین بھی گیلی ہوگئی۔ اتنے میں صبح ہوگئی اور بلال h آپ ﷺ کو نماز کی خبر دینے آئے تو آپ ﷺ کو روتے دیکھ کر کہا: ''یارسول اللہ ﷺ! آپ کیوں اتنی مشقت کرتے ہیں جبکہ اللہ نے آپؐ کی مغفرت فرمادی ہے؟'' اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں' جس نے آج کی رات مجھ پر یہ آیات نازل فرمائی ہیں''۔ پھر آپ ﷺ نے {اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ آخر سورت تک کی آیات تلاوت کیں اور پھر فرمایا:

))وَیْلٌ لَّہٗ وَیْلٌ لَّہٗ لِمَنْ قَرَأَھَا وَلَمْ یَتَفَکَّرْ فِیْھَا((

''تباہ ہو جائے' برباد ہو جائے' ہلاک ہو جائے وہ شخص جو ان آیات کی تلاوت تو کرے لیکن ان میں تفکر نہ کرے۔'' (صحیح ابن حبان)

اختلاط ذکر و فکر:

فقر قرآں؟ اختلاطِ ذکر و فکر (اقبال)

فکر را کامل نہ دیدم جز بہ ذکر

)سلوکِ قرآنی چاہیے؟ وہ تو ذکر و فکر کا جامع ہے۔ میں تو فکر کو مکمل نہیں دیکھتا جب تک اس کے ساتھ ذکر شامل نہ ہو۔(

ایں قدر گفتیم باقی فکر کن (رومی)

فکر گر جامد بود رو ذکر کن!

)اتنا تو ہم تمہیں بتائے دیتے ہیں' باقی خود غور و فکر کرتے رہو' ہاں! اگر فکر میں کچھ جمود طاری ہونے لگے تو ذکر میں لگ جایا کرو۔(

پس حقیقی معنی میں عقل مند یا سلوکِ قرآنی پر گامزن لوگ وہی ہیں' جو اللہ کو یاد کرتے ہیں' کھڑے بھی' بیٹھے بھی اور اپنے پہلو کے بل لیٹے بھی' اور زمین و آسمان کی تخلیق میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ دو صفات ایسی ہیں کہ اگر انسان ان پر پختگی کے ساتھ عمل پیرا ہو جائے تو رسوخ فی الایمان کے درجے تک پہنچ سکتا ہے۔ فکر کے ایمان آفریں ہونے پر یہ فرمانِ خداوندی بھی ایک محکم دلیل سے کم نہیں:

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ (حٰمٓ السّجدة)

ہم انہیں اپنی نشانیاں کائنات میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کے اپنے وجود میں بھی، یہاں تک کہ ان پر یہ بات کھل کر سامنے آجائے کہ یہی حق ہے۔

امام ابن کثیرؒ نے عامر بن عبد قیس تابعیؒ سے نقل کیا' فرماتے ہیں کہ میں نے کئی ایک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سنا' فرماتے تھے کہ: اِنَّ ضِيَاءَ الْاِيْمَانِ اَوْ نُوْرَ الْاِيْمَانِ التَّفَكُّرُ "بے شک ایمان کی روشنی یا ایمان کا نور تفکر ہے۔"

فکر کا حاصل نعمتوں سے آگاہی، تشکر و محبت

}ہُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ق} (البقرۃ:۲۹(

''وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لیے جو کچھ بھی زمین میں ہے۔''

}اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَـکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ ظَاہِرَۃً وَّ بَاطِنَۃً ۱ } (لقمٰن:۲۰(

''کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اُس نے اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں تم پر مکمل کر دی ہیں۔''

اسی جانب نبی اکرم ﷺ نے اشارہ فرمایا:(اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهٖ)) (سنن الترمذی)

''اللہ سے محبت کرو بسبب اس کے کہ وہ تمہیں اپنی نعمتوں سے نواز رہا ہے۔''

تفکر چونکہ اللہ کی محبت کا ذریعہ ہے اسی لیے اسے عبادت بھی قرار دیا گیا۔

امام احمد''m کتاب الزہد'' میں نقل فرماتے ہیں کہ اُمّ الدرداءk سے پوچھا گیا کہ حضرت ابو الدرداءh کی افضل عبادت کیا تھی؟ فرمایا:(اَلتَّفَكُّرُ وَالْاِعْتِبَارُ)یعنی ''غور و فکر۔''

شمائل میں نبی اکرم ﷺ کا یہ وصف بیان ہوا ہے کہ آپ ﷺ مستقل طور پر غور و فکر کرنے والے(دَائِمُ الْفِكْرَةِ) تھے۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ:

((اَنْ يَّكُوْنَ صَمْتِيْ فِكْرًا وَنُطْقِيْ ذِكْرًا وَنَظَرِيْ عِبْرَةً))(مشکوٰۃ)

''میری خاموشی مبنی بر تفکر' میرا سخن مبنی بر ذکر اور میری نظر مبنی بر عبرت ہو۔''

ذکر الٰہی:

سلوکِ قرآنی میں فکر کا دوسرا اہم جزو ''ذکر'' ہے اور یہ بھی بندۂ مؤمن کی ایک مستقل صفت ہے' جس کا ذکر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے خاص اہتمام سے فرمایا ہے:

}الذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّ الذّٰکِرٰتِ} (الاحزاب:۳۵''(اللہ کا بکثرت ذکر کرنے والے مرد اور بکثرت ذکر کرنے والی عورتیں۔''

نبی اکرم ﷺ نے ذکر کو روحانی زندگی کا ذریعہ قرار دیا اور فرمایا ((مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ))

صحیح البخاری(
)

"جو شخص اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا ان کی (باہم) مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔"

ظاہر ہے یہاں زندگی سے حیاتِ جسمانی نہیں بلکہ قلب و روح کی زندگی' روحانی بالیدگی اور ایمان کی تروتازگی مراد ہے' بقول اقبال : ع

دلِ مردہ دل نہیں ہے' اسے زندہ کر دوبارہ!

کہ یہی ہے امتوں کے مرضِ کُہن کا چارہ

اس روحانی موت کو رسول اللہ ﷺ نے "قساوتِ قلبی" سے تعبیر کرتے ہوئے فرمایا:

((لَا تُکْثِرُوا الْکَلَامَ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ کَثْرَۃَ الْکَلَامِ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ قَسْوَۃٌ لِّلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰہِ الْقَلْبُ الْقَاسِیْ))(سنن الترمذی(

"اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام مت کیا کرو' کیونکہ ذکر اللہ کے بغیر کثرتِ کلام دل کی سختی کا باعث ہے' اور اللہ سے سب سے زیادہ دور سخت دل لوگ ہوتے ہیں۔"

ذکر راہِ نجات"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ((مَا عَمِلَ آدَمِیٌّ عَمَلًا قَطُّ اَنْجٰی لَہٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ)) (مسند احمد)

"آدمی جو بھی اعمال کرتا ہے ان میں ذکر سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دلانے والا کوئی عمل نہیں ہے۔"

ذکر گناہوں کی معافی کا ذریعہ:

((اَلْمُسْتَھْتَرُوْنَ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ یَضَعُ الذِّکْرُ عَنْھُمْ اَثْقَالَھُمْ فَیَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ خِفَافًا)) (سنن الترمذی(

"جو لوگ اللہ کے ذکر میں فریفتگی کا مظاہرہ کرنے والے ہیں' ذکر اُن سے (گناہوں کا) بوجھ گرا دیتا ہے اور قیامت کے دن یہ لوگ (گناہوں کے) بوجھ سے ہلکے پھلکے پیش ہوں گے۔"

شیطان سے بچاو

? ... ذَکَر رسولُ اللّٰہ ◌ ? وعظَ یَحیا ابنِ زَکریَّا d انَّہ، قَالَ فِي وعظہ ◌ ((اٰمرکُم بذکرِ اللّٰہ ◌ کَثیراً وَّمثل ذکراللّٰہ ◌ کَمثلِ رجلٍ طَلَبہ ◌ الْعَدُوُّ سراعًا فِي اثرہ ◌ حتاي اتي حصنا حصینا فاحرز نفسہٗ ◌ فِي ◌

نبی اکرم ﷺ نے حضرت یحیٰی کے ایک وعظ کا ذکر فرمایا کہ انہوں نے اپنے وعظ میں فرمایا ''اے لوگو میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے کا حکم دیتا ہوں اور ذکر کی مثال یوں ہے جیسے ایک آدمی کہ دشمن اس کی تلاش میں ہو اور تیزی سے اس کے پیچھے لگا آرہا ہو کہ اتنے میں وہ ایک محفوظ قلعے تک جا پہنچے اور خود کو اسی میں محفوظ کرلے فرمایا: ((کَذٰلِکَ الْعَبْدُ لَا یَنْجُوْ مِنَ الشَّیْطَانِ اِلَّا بِذِکْرِ اللّٰہ)) اسی طرح انسان کا معاملہ ہے کہ وہ ذکر اللہ کے بغیر خود کو شیطان سے نہیں بچا سکتا (ترمذی وابن حبان وابن خزیمہ واللفظ لہ)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ الشَّیْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰی قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَاِذَا سَھَا وَغَفَلَ وَسْوَسَ وَاِذَا ذَکَرَ اللّٰہَ خَنَسَ (مصنف ابن ابی شیبہ)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں '' شیطان انسان کے دل کی طرف تھوتھنی لگائے رہتا ہے پس جب انسان (اللہ کو) بھولتا اور غفلت کا شکار ہوتا ہے تو پھر شیطان دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو پھر شیطان پیچھے بھاگ جاتا ہے؟ ''

عمل کی اصلاح میں معاون :

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " «مَنْ عَجَزَ مِنْكُمْ عَنِ اللَّيْلِ أَنْ يُكَابِدَهُ، وَبَخِلَ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ، وَجَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ يُجَاهِدَهُ، فَلْيُكْثِرْ ذِكْرَ اللَّهِ» (الصحیح الترغیب و الترھیب برقم۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے جو شخص رات کی عبادت کی مشقت نہ اٹھا سکے، اور بخل کی وجہ سے مال نہ خرچ کر سکے اور بزدلی کے سبب دشمن سے جہاد نہ کر سکے تو اسے چاہیے کہ اللہ کے ذکر میں کثرت کرے"

'رحین کے مطابق حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص میں مندرجہ بالا کمزوریاں ہوں کہ قیام باللیل نہ کر سکے اور بخل اور بزدلی جیسے گھٹیا جذبات واخلاق اس پر غالب ہوں تو اسے چاہیے کہ اللہ کے ذکر کا کثرت سے اہتمام کرے کیونکہ ذکر کی برکت سے ان بیماریوں کا علاج ممکن ہے اور اللہ کی طرف سے توفیق میں اضافہ ہوتا ہے،، (شرح کتاب الذکر للدمیاتی)

اجر میں اضافہ :

چوتھی جانب ذکر' اعمال کے اجر وثواب کو بڑھا دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا:''کون سا آدمی جہاد میں سب سے بڑھ کر اجر پانے والا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا)) :اَكْثَرُ هُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ذِكْرًا''((وہ مجاہد جو اللہ تبارک وتعالیٰ کا زیادہ ذکر کرنے والا ہے۔'' پھر پوچھا گیا: ''روزہ داروں میں زیادہ اجر پانے والا کون ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا:''ان میں سے اللہ تعالیٰ کا زیادہ ذکر کرنے والا''۔ پھر نماز' زکوٰۃ' حج اور صدقہ کے اجر کے بارے میں پوچھا گیا تو تمام چیزوں کے جواب میں اللہ کے رسول ﷺ یہی فرماتے رہے:''اللہ کا زیادہ ذکر کرنے والا اجر میں بھی زیادہ ہے''۔ اس پر حضرت ابو بکر h نے حضرت عمرh سے کہا:

))يَا اَبَا حَفْصٍ ذَهَبَ الذَّاكِرُوْنَ بِكُلِّ خَيْرٍ''((اے ابو حفص! اللہ کا ذکر کرنے والے تو کل کا کل خیر لے گئے۔''

تب رسول اللہ ﷺ نے تصدیق کرتے ہوئے فرمایا:((اَجَلْ))ہاں ایسا ہی ہے۔ (مسند احمد)

ذکر معیتِ خداوندی کا ایک ذریعہ

۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اَنَا مَعَ عَبْدِى حَيْثُمَا ذَكَرَنِى وَتَحَرَّكَتْ بِىْ شَفَتَاه) رواہ ابن ماجہ مسندًا والبخاری تعليقا(

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب بھی وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذکر سے ہلتے رہتے ہیں۔''

اللہ کا ذکر: فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ (۱۵۲البقرہ) تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا

((يَا ابْنَ آدَمَ، إِذَا ذَكَرْتَنِي خَالِيًا ذَكَرْتُكَ خَالِيًا، وَإِذَا ذَكَرْتَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُكَ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنَ الَّذِينَ تَذْكُرُنِي فِيهِمْ) مجمع الزوائد، ورجالہ ثقات

''اے ابن آدم! اگر تو مجھے تنہائی میں یاد کرے گا تو میں بھی تجھے تنہائی میں یاد کروں گا اور اگر تو مجھے مجلس میں یاد کرے گا تو میں تجھے اس سے بھی اچھی مجلس میں یاد کروں گا۔''

ماحول پر ذکر کے اثرات :

ایک روایت میں ہے: «مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ(مسلم)

((إِنَّ الْجَبَلَ يُنَادِي الْجَبَلَ بِاسْمِهِ: أَيْ فُلَانُ هَلْ مَرَّ بِكَ الْيَوْمَ أَحَدٌ ذَكَرَ اللهَ؟ فَإِذَا قَالَ: نَعَمْ اسْتَبْشَرَ))(مجمع الزوائد(

''بے شک پہاڑ ایک دوسرے کا نام لے کر پوچھتے ہیں: اے فلاں کیا آج کے دن تم پر سے کوئی اللہ کا ذکر کرنے والا گزرا؟ پس جب وہ ہاں میں جواب دیتا ہے تو وہ کہتا ہے تجھے بشارت ہو'' !

کثرت ذکر:

حضرت معاذ بن جبل h کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نصیحت کی درخواست کی تو فرمایا ((عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ مَا اسْتَطَعْتَ، وَاذْكُرِ اللهَ عِنْدَ كُلِّ حَجَرٍ وَشَجَرٍ))

"اللہ کا تقویٰ لازم پکڑو اپنی پوری استطاعت کے مطابق اور اللہ کا ذکر کرو ہر پتھر اور شجر کے پاس۔" (مجمع الزوائدوَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ)

آفاقی ثمرات۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اسوہ رسول اللہ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ اللهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ (صحیح البخاری)

"رسول اللہ ﷺ ہر وقت اللہ کے ذکر میں مشغول رہا کرتے تھے۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ لَا يَقُوْمُ وَلَا يَجْلِسُ اِلَّا عَلٰى ذِكْرٍ]وَفِيْ نُسْخَةٍ ذِكْرِ اللهِ]شمائل الترمذی(

"رسول اللہ ﷺ نہیں کھڑے ہوتے تھے اور نہ بیٹھا کرتے تھے مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ۔"

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی اور ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہما دونوں بیان کرتے ہیں کہ ((كَانَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ، وَيُقِلُّ اللَّغْوَ، وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ، وَيَقْصُرُ الْخُطْبَةَ

(صحيح الجامع الصغير)

"نبی کریم ﷺ ذکر کثرت سے کیا کرتے، بے فائدہ باتوں سے اجتناب کیا کرتے، نماز لمبی پڑھا کرتے اور خطبہ مختصر ارشاد فرمایا کرتے۔"

نہ کرنے پر حسرت:

((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا فَلَمْ يَذْكُرُوا اللهَ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً، وَمَا مِنْ رَجُلٍ مَشٰى طَرِيقًا فَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ، إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً، وَمَا مِنْ رَجُلٍ أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ فَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً)) (مسند احمد)

"کچھ لوگ کسی جگہ بیٹھیں اور اللہ کا ذکر نہ کریں تو یہ بیٹھک ان کے لیے باعثِ حسرت و ندامت ہوگی، اور جو شخص کسی راستے پر چلے اور وہ اللہ کا ذکر نہ کرے تو یہ چلنا اس کے لیے باعثِ حسرت و ندامت ہوگا، اور جو آدمی اپنے بستر پر لیٹا اور اللہ کا ذکر نہ کیا تو یہ لیٹنا اس کے لیے باعثِ حسرت و ندامت ہوگا۔"

ذکر اللہ کے ساتھ ذکرِ رسول ﷺ یعنی درود و سلام کا التزام بھی پیش نظر رہنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي مَجْلِسٍ فَتَفَرَّقُوا، وَلَمْ يَذْكُرُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَيُصَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا كَانَ مَجْلِسُهُمْ تِرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) (مسند احمد)

"کچھ لوگ کسی مجلس میں جمع ہوئے اور پھر وہ اٹھ کر چلے گئے اور انہوں نے اللہ کا ذکر نہ کیا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا تو یہ مجلس بروز قیامت ان کے لیے باعث ندامت ہوگی۔"

محرومِ ذکر کی حسرت و ندامت جنت میں بھی اس کا پیچھا نہ چھوڑے گی: ((وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ)) (مسند احمد(

" اگر وہ جنت میں داخل ہوں تو ثواب میں کمی پر حسرت کریں گے۔"

((لَيْسَ يَتَحَسَّرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَّا عَلٰى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ فِيهَا)) المعجم الكبير(

"اہل جنت کو کوئی حسرت نہیں ہوگی سوائے اُس گھڑی کے جو اللہ کے ذکر کے بغیر گزر گئی ہوگی۔"

اعراضِ ذکر کی روش پر گامزن لوگوں کی مذمت رسول اللہ ﷺ نے یوں بھی فرمائی:

))مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةً))(سنن ابی داؤد(

”کچھ لوگ کسی مجلس میں جمع ہوں اور اس میں وہ اللہ کا ذکر نہ کریں تو ان کی مجلس کی مثال گدھے کی بدبودار گلی سڑی لاش کی طرح ہے اور یہ مجلس ان کے لیے باعثِ ندامت وحسرت ہو گی۔“

ذکر کی اسی اہمیت کے پیش نظر علمائے کرام مختلف مجموعہ ہائے اذکار ترتیب دیتے رہے۔ ان اذکار میں بعض تو مختلف عبادات ٗ روزمرہ معمولات جبکہ بعض اہم مواقع کے ساتھ مخصوص ہیں ٗ انہیں یاد کر کے معمول بنانے کی ضرورت ہے۔ بعض صبح وشام اور بعض رات کو پڑھنے کے ہیں۔ ان کی بابت چند امور سمجھنے کے ہیں۔

مسنون دعاؤں کا معاملہ تو یہ ہے کہ انہیں یاد کر کے ٗ انہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات کا طالب ہونا یقیناً افضل صورت ہے ٗ لیکن یہ بہرحال ابتداءً آسان نہیں ہے۔ علمائے کرام نے اس کا یہ حل تجویز کیا ہے کہ ان دعاوں کا کتابچہ سامنے رکھ کر بطور ناظرہ اس طرح پڑھ لینا چاہیے کہ ترجمہ پر بھی نظر رہے۔ اگر صبح وشام کے وظیفے کے طور پر یہ اذکار (مکمل یا ان کا کچھ حصہ) پڑھ لیا جائے تو تجربہ شاہد ہے کہ رفتہ رفتہ انسان کو یہ اذکار یاد بھی ہوتے رہتے ہیں اور آہستہ آہستہ موقع ومحل کے مطابق انہیں پڑھنے کا دھیان بھی آنے لگتا ہے۔

رہاوقت کا بیان تو صبح کے اذکار کا

افضل وقت ذکر: }يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا o وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا) {الاحزاب ”(اے اہل ایمان! اللہ کا ذکر کیا کرو کثرت کے ساتھ ٗ اور صبح وشام اس کی تسبیح کرتے رہو۔ “

}وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ) {C غافر ”اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کیجیے شام کو بھی اور صبح کو بھی۔“

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ m وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ) {قٓ(

”اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے سورج طلوع ہونے سے قبل اور غروب ہونے سے قبل۔ اور رات کے حصوں میں بھی اس کی تسبیح بیان کرواور سجدوں (نمازوں) کے بعد بھی۔“

انہی اشارات کی وضاحت ٗ رسول اللہ ﷺ کے فرامین مبارکہ میں ملتی ہے:((مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ) (سنن الترمذی)

”جو شخص نمازِ فجر باجماعت پڑھ کر بیٹھا رہا اور اللہ کے ذکر میں مشغول رہا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا اور پھر اس نے (کم از کم) دو رکعت نماز پڑھی تو اُس کے لیے حج اور عمرے کا ثواب ہے ٗ مکمل ثواب ٗ مکمل ثواب ٗ مکمل ثواب“!!

((لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ، وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً)) (سنن ابی داؤد(

’ ’مجھے نمازِ فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک مشغولِ ذکر لوگوں کے ساتھ بیٹھنا بنی اسماعیل کے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے ٗ اور (اسی طرح) نمازِ عصر سے لے کر غروب آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنا مجھے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ ’ رعایت

(مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَاَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ مِنَ اللَّيْلِ)) (صحیح مسلم(

"جو شخص اپنا کل وظیفہ یا اس میں سے کچھ مکمل کیے بغیر سو گیا تو اسے چاہیے کہ فجر کی نماز سے لے کر ظہر تک کسی وقت پڑھ لے' اور اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کے لیے ایسا ہی لکھا جائے گا گویا اس نے رات ہی کو پڑھا۔"

امام نوویؒ "کتاب الاذکار" میں لکھتے ہیں کہ اگر کسی کا وظیفہ چھوٹ جائے تو ناغہ کرنے کی بجائے دوسرے وقت میں اس کو پڑھ لیا کرے' کیونکہ ناغہ کرنے سے ترک کی عادت بنتی چلی جائے گی اور آہستہ آہستہ وظیفہ متروک ہی ہو جائے گا۔

جہاں تک مقدارِ نصاب کا تعلق ہے تو ابتدائی طور پر اپنے لیے آسان وظیفہ طے کریں اور پھر حتی الامکان اس کی پابندی کریں' گویا زیادہ زور مقدار پر نہیں بلکہ روزانہ کی پابندی پر رہنا چاہیے' فرمانِ نبوی ﷺ ہے ☹ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ)) (متفق علیہ)

"اللہ کے نزدیک پسندیدہ اعمال وہی ہیں جو مستقل کیے جائیں چاہے کم ہی کیوں نہ ہوں۔"

اس حدیث کے حوالے سے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں مذکور ہے کہ "مستقل عمل ہی سے انسان کو اعمال کے ساتھ الفت و محبت واُنس حاصل ہوتی ہے اور اس حدیث سے وظائف واَوراد کے ترک پر نکیر کی جاتی ہے"۔ پس چاہیے کہ ذکر و فکر پر مبنی اس سلوکِ قرآنی کا سالک بنا جائے' چاہے روزانہ چند منٹ ہی سہی' لیکن ذکر و فکر کے لیے وقت خاص کیا جائے' اور اگر متعین وقت میں اہتمام نہ ہو سکے تو کسی دوسرے موقع پر اس کی تلافی کر لی جائے۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِھٰذَا!

اللہ تعالیٰ سے ذکر کی توفیق مانگنا ((رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَکَّارًا لَّکَ ذَکَّارًا)) (سنن الترمذی) "اے اللہ! مجھے اپنا خوب شکر کرنے والا اور خوب ذکر کرنے والا بنا دے۔"

((اَللّٰھُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِیْ لِذِکْرِکَ)) (الجامع الکبیر)

"اے اللہ! میرے دل کے کانوں کو اپنے ذکر کے لیے کھول دے۔"

((اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُکْرَکَ، وَاُکْثِرُ ذِکْرَکَ، وَاَتَّبِعُ نَصِیحَتَکَ، وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَکَ)) (مسند احمد)

"اے اللہ! مجھے ایسا بنا دے کہ تیرا خوب شکر کیا کروں اور تیرا بہت ذکر کیا کروں اور تیری نصیحتوں کی پیروی کروں اور تیری تاکیدوں کی محافظت کروں۔"

سیدنا ابوہریرہ h کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے یہ دعا سنی اور میں تاحیات اسے اختیار کیے رکھوں گا۔ میں نے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے: نبی اکرم ﷺ نے نماز کے بعد یہ دعا پڑھنے کی تاکید بھی کی ہے ((اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ (سنن ابی داؤد 'مسند احمد)

"اے اللہ میری مدد فرما' اپنے ذکر پر' اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت پر۔" -

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- «أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ». قَالُوا بَلَى. قَالَ« ذِكْرُ اللّٰہِ تَعَالَى (سنن الترمذی)

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اعمال میں سے بہترین عمل نہ بتادوں، جو تمہارے مالک کے نزدیک بہت پاکیزہ ہے اور درجات کی بلندی کے اعتبار سے بھی بہت ارفع و اعلیٰ ہے اور تمہارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تمہارا ٹاکرا تمہارے دشمنوں سے ہو جائے اور تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتایئے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر،،

اس حدیث میں ذکر کی خاص فضیلت بیان کی گئی ہے۔شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں اس حدیث کے متعلق جو کلام فرمایا ہے۔اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اعمال مختلف اعتبارات سے ایک دوسرے سے افضل ہوتے ہیں اور ذکر کی جو دوسرے اعمال پر فضیلت بتائی گئی ہے وہ تزکیہ نفس اور تجدید ایمان کے اعتبار سے ہے۔(۱)

افضل کلمات ذکر:

کلمہ طیبہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «جَدِّدُوا إِيمَانَكُمْ» . قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَيْفَ نُجَدِّدُ إِيمَانَنَا؟ قَالَ: «أَكْثِرُوا مِنْ قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» (رواہ حاکم می مستدرک و قال هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے ایمان کی تجدید کیا کرو صحابہ نے عرض کیا رسول اللہ ہم اپنے ایمان کی تجدید کیسے کریں فرمایا لاالہ الااللہ کو زیادہ سے زیادہ پڑھا کرو

تیسرا کلمہ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- « لأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَىَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ » (ترمذی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- « إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا ». قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ « الْمَسَاجِدُ ». قُلْتُ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ « سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ »(ترمذی)

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- « لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِىَ بِى فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّى السَّلاَمَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ »(ترمذی)

عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں:

فَمَنْ ضَنَّ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ، وَخَافَ الْعَدُوَّ أَنْ يُجَاهِدَهُ، وَهَابَ اللَّيْلَ أَنْ يُكَابِدَهُ، فَلْيُكْثِرْ مِنْ قَوْلِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ" (صحيح الأدب المفرد للإمام البخاري و قال المحقق رحه الله ،صحيح موقوف في حكم المرفوع)

جو کنجوس ہو مال کے خرچ کرنے پر اور ڈرتا ہو دشمن سے جہاد کرنے سے اور راتوں کی عبادت کرنے کا حوصلہ نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ بکثرت پڑھا،،

چوتھا کلمہ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ « مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلاَّ أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ ». سَنن ترمَذی

الحوقلہ ، لا حول ولا قوۃ

«يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟» فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ»(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کلمہ طیبہَ، کلمہٗ سوم ، کلمہ چہَارم ، حَوقلہ کا مجموعہ: ذکر تعار

سیدنا عبادہ ابن صامت الانصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ حِينَ يَسْتَيْقِظُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، ثُمَّ دَعَا رَبِّ اغْفِرْ لِي، غُفِرَ لَهُ أَوْ

دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ ، فَإِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَثُمَّ صَلَّى، قُبِلَتْ صَلَاتُهُ)) (رواه امام البخاری و ابو داود،ترمذی، ،و الدارمی و احمد و الترمذی و وابن ماجه واللفظ ل)

"جو شخص رات کے کسی حصہ میں بیدار ہو کر ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ)) (ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اُس کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے کل تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ پاک ہے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت ہے مگر اللہ کی توفیق کے ساتھ جو بہت عظیم ہے۔)

پڑھے اور اس کے بعد ((رَبِّ اغْفِرْلِی))("اے اللہ! مجھے بخش دے۔") کہے تو اسے معاف کر دیا جائے گا یا اگر وہ کوئی اور دُعا مانگے تو اس کی دعا قبول ہو گی اور اگر وہ اٹھ کھڑا ہوا، اور وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز مقبول ہو گی۔)